Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲۸ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۲۶ امان ۱۳۶۹ ہش، ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۷۰

جماعت امریکہ کے بارے میں حضور ایدہ اللہ کا یقین

امریکہ کی بیت الذکر واشنگٹن کے بارے میں مالی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے فرمایا،

"مجھے ابھی بھی یقین ہے کہ امریکہ کی جماعت میں توفیق ہے، وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے علم کے مطابق ایک سو احمدی ایسا ہے جو اتنا صاحب حیثیت ہے کہ اگر وہ چاہے تو مل کر اس ساری ذمہ داری کو ادا کر سکتا ہے۔ کوئی اس میں شک کی بات نہیں"

(الفضل ۸ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۵)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

"تم اپنے اعمال اور افعال سے ثابت کر کے دکھا دو کہ واقعی تم نے سچی تبدیلی کر لی ہے۔ تمہاری مجلسوں میں وہی ہنسی اور ٹھٹھا نہ ہو جو دوسرے لوگوں کی مجلسوں اور محفلوں میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً سمجھو کہ زمین و آسمان کا خالق ایک خدا ہے۔ وہی خدا ہے جس کے قبضۂ قدرت میں زندگی اور موت ہے کوئی شخص دنیا میں کسی قسم کی راحت اور کوئی نعمت حاصل نہیں کر سکتا مگر اسی کے فضل و کرم سے۔ ایک پتا بھی اس کے فضل کے بغیر ہرا نہیں رہ سکتا۔ اس لیے ہر وقت اسی سے سچا تعلق پیدا کرے اور اس کی رضا جوئی کی راہوں پر مضبوط قدم رکھے۔ اگر وہ اس بات کی پابندی کرے گا تو یقیناً اُسے کوئی غم نہیں ہے ہر قسم کی راحت۔ صحت۔ عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے۔ جب انسان کا وجود ایسا نافع اور سُود مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا۔ جیسے باغ میں کوئی درخت عمدہ پھل دینے والا ہو تو اسے باغبان کاٹ نہیں ڈالتا بلکہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح نافع اور مفید وجود کو اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صفحہ نمبر ۲۳۸)

محترم چوہدری شاہنواز صاحب رحلت فرما گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم چوہدری شاہنواز صاحب ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کی شب لاہور میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر ۸۵ برس تھی۔

محترم چوہدری شاہنواز صاحب جماعت احمدیہ کے مخیر اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب میں سے تھے آپ کو روسی زبان میں ترجمہ و طباعت قرآن کریم کا سارا خرچ ادا کرنے کی بھی توفیق ملی۔ چنانچہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر کو خطاب فرماتے ہوئے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کا ذکر یوں فرمایا:-

"روسی زبان میں ہم ابھی تک ترجمۂ قرآن شائع نہیں کر سکے تھے اس کے اخراجات بھی بہت زیادہ اٹھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے دل میں یہ تحریک ڈالی انہوں نے کہا کہ وہ روسی زبان میں ترجمہ و نظر ثانی کے سارے اخراجات ادا کریں گے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مزید نیکی کی توفیق دی......... ایک نیکی دوسری نیکی کو جنم دیتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ

باقی صہ ۲ پر

○ مکرم محمد توفیق قریشی صاحب ولد مکرم محمد لطیف صاحب قریشی (الکیمسٹس) گول بازار ربوہ کا نکاح محترمہ ندرت عظیم صاحبہ بنت مکرم محمد عظیم صاحب قریشی (امریکہ) کے ہمراہ بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار ڈالر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مشنری انچارج امریکہ نے مورخہ ۱۸، فروری ۹۰ء کو بیت المہدی میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ ۲۲، فروری کو اسلام آباد میں رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ ۲۵، فروری کو ایوانِ محمود میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

○ مکرم چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب واشنگٹن امریکہ کی بیٹی مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بیمار ہیں۔ تین اپریشن ہو چکے ہیں۔ مزید اپریشن بھی ہوگا احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ارجمند سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب ایس۔ ای واپڈا اسلام آباد بعارضہ دمہ شدید بیمار ہیں اور C.M.H میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری ناظر علی صاحب (جو مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مربی سیرالیون کے والد ہیں۔) کو پیشاب کی تکلیف ہے۔

○ عزیز محمد فیصل چوہدری ابن محمد الیاس چوہدری صاحب آف کیلگری کینیڈا آئس ہاکی کھیلتے ہوئے گر گئے۔ جس کی وجہ سے عزیز کے گردہ سے خون آنا شروع ہوا۔ اور ایک پھیپھڑا ناکارہ ہو گیا۔ کیلگری کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں

○ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کو چوٹ لگنے کی وجہ سے ٹانگ میں تکلیف ہے۔

احباب ان سب کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶؍ امان ۱۳۶۹ ہش ۲۶؍ مارچ ۱۹۹۰ء

سادہ زندگی

بات ہو رہی تھی افراطِ زر کی۔ اور روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کی، چیزوں کی قیمتوں کا موازنہ آج سے کچھ پہلے عرصہ کی قیمتوں سے کیا جا رہا تھا۔ اس دوران کبھی کبھی یہ آواز بھی اٹھتی تھی کہ آمدن بھی تو بڑھ گئی ہے۔ اور بات آمدن کے متعلق چل نکلتی تھی۔ ایک صاحب جو علم المعیشت کے ماہر تھے کہنے لگے۔ تنخواہ دار طبقہ تو ہر جگہ مشکل میں ہے کیونکہ وہ از خود اپنی محنت اور اپنے کام کی قیمت بڑھا نہیں سکتا۔ باقی سب لوگ آرام میں ہیں۔ ہر تاجر بلکہ ہر چھابڑی لگانے والا بھی۔

الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ البتہ باتیں تھیں دلچسپ۔ بہت سی ایسی جن کا سب کو علم تھا۔ چٹخارہ لے لے کر بیان ہو رہی تھیں، اور قہقہے لگا کر سُنی جا رہی تھیں۔ بات سے بات نکل رہی تھی۔ سادگی کا ذکر بھی چل نکلا۔ ایک صاحب کہنے لگے۔ سادگی کی بھی ایک ہی کہی۔ کل شام مال روڈ سے گزر رہا تھا۔ وہاں کوئی رخصتانہ کی تقریب تھی یا ولیمہ۔ بس کچھ نہ پوچھئے کوئی ڈیڑھ میل لمبی گاڑیوں کی قطار لگی ہوئی تھی۔ آپ اندازہ کیجیے کہ اس تقریب پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہوگی۔ ایسے لوگ سادگی کو کیسے اپنائیں گے۔ ایک اور صاحب کہنے لگے آپ نہیں جانتے ایسی بڑی بڑی تقریبیں کیوں منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ تو ٹیکس سے بچنے کی ایک راہ ہے۔

سادگی کا لفظ سُن کر ہمیں خیال آیا کہ لوگ سادگی کی بات تو کرتے ہیں لیکن اس پر غور نہیں کرتے کہ سادگی ہے کیا۔ کیا سب کیلئے سادگی کا کوئی معیار قائم کیا جاسکتا ہے۔ کیا ہر شخص سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ صرف اتنی رقم خرچ کرو اور اس سے زیادہ نہیں۔ کیا ہر غریب اور ہر امیر کے لئے کوئی ایک حکم لگایا جاسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص کے لئے سادگی کا معیار دوسروں سے الگ ہے۔ معیار مختلف ہے لیکن مفہوم مختلف نہیں۔ مفہوم اس کا یہ ہے کہ آپ اپنی ظاہرہ حیثیت سے کسی قدر کم خرچ کریں۔ اگر آپ خرچ میں احتیاط نہیں برتیں گے تو آپ سادگی کے قریب بھی نہیں آئیں گے اور غریبوں کے لئے بھی ایک ذہنی الجھن پیدا کر دیں گے۔ ہر شخص اپنی حیثیت سے کسی قدر کم خرچ کر کے افراطِ زر کو بھی کم کر سکتا ہے اور چیزوں کی مہنگائی پر بھی خوش کن اثر ڈال سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ معاشرہ میں سکون اور طمانیت پیدا کر سکتا ہے۔

ہم نے مانا کہ آپ افسر ہیں
آپ کے ہاتھ ہے سیاہ وسفید
آپ سے پہلے آپ جیسے لوگ
ایک لمحہ میں ہو گئے ناپید

ابوالاقبال

ہے دل میں ان کا خیال ہر دم ، زباں پہ جاری ہے نام اُن کا
دیارِ یثرب کو مَیں بھی جاؤں ، کبھی جو آئے پیام اُن کا

نظر میں اُن کی سبھی برابر ، نہ گورے کالے میں فرق کوئی
کرم سراپا ، جہانِ رحمت ، کہ فیض ہر سُو ہے عام اُن کا

وجود اُن کا جہاں کی غایت ، یہ ساری تخلیق اُن کے باعث
زوال ہر شے کو اس جہاں میں ، دوام ہے تو دوام اُن کا

زمین روشن فلک درخشاں ، وہ نور ہیں سب ضیا اُنہی سے
کمال ، مہرِ مُبین اُن کا ، جمال ، ماہِ تمام اُن کا

خموش ہوں تو خلائیں جامد ، جو لب کھُلیں تو فضائیں رقصاں
ہے رُوح پرور سکُوت اُن کا ، حیات افزا کلام اُن کا

چلیں تو ساتھ اُن کے ہو مشیّت ، رُکیں تو سب کائنات ٹھہرے
کہ اِس جہاں کو چلا رہا ہے ، قیام اُن کا ، خرام اُن کا

مری جسارت معاف کر دیں ، سمجھ کے دیوانۂ محبّت
کہ میرے جیسا حقیر بندہ ، بیاں کرے ہے مقام اُن کا

محمد احمد حامیؔ ۔ لندن

بقیہ از صفحہ ۱ سے آگے

مَیں روسی زبان میں قرآن کریم کی طباعت کیلئے سارے اخراجات ادا کر دوں گا۔"

(الفضل ۱۴؍ جنوری ۱۹۸۴ء)

اسی طرح خطاب جلسہ سالانہ لندن ۱۹۸۷ء کے موقع پر بھی فرمایا:۔

"مکرم چوہدری شاہنواز صاحب کو رشین قرآن کریم کا خرچ پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔"

حضور نے مزید فرمایا:۔

"جاپانی (زبان) کے متعلق چوہدری شاہنواز صاحب کے بچوں نے اپنے باپ کے علاوہ یہ پیشکش کی ہے اور اس سلسلے میں بہت سی رقم جمع بھی کروا چکے ہیں۔"

(ضمیمہ خالد اکتوبر ۱۹۸۷ء صفحہ کالم ۲)

محترم چوہدری شاہنواز صاحب چھوڑ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے آپ پاکستان کے نمایاں صنعت کاروں میں سے تھے آپ نے خوبنہایت کامیاب تجارتی ادارے قائم کئے ان میں شاہنواز لمیٹڈ، شیزان انٹرنیشنل، شاہ تاج شوگر ملز اور شاہنواز ٹیکسٹائل ملز شامل ہیں۔ آپ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے بیٹوں کے اسماء گرامی ۔ مکرم چوہدری محمود نواز اور مکرم چوہدری منیر نواز صاحب ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف قیام پاکستان کے بعد مال روڈ لاہور کے تاجروں کی انجمن کے پہلے صدر بھی تھے۔ آپ کی رہائش برطانیہ اور پاکستان میں تھی۔ کچھ ماہ برطانیہ میں کچھ عرصہ پاکستان میں گزارا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کو اپنے قرب میں اعلیٰ درجات سے نوازے اور آپ کے مقام قرب کو ہر لحظہ و ہر آن بڑھاتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر
اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

یہ ایک عجیب بات ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص اپنے رشتہ داروں اور محتاجوں وغیرہ پر روپیہ خرچ نہیں کرتا وہ بُرا ہے کیونکہ جس کے پاس مال نہ ہو وہ بھی تو خرچ نہیں کرتا پھر کیا وہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں میں سے نکل جائے گا۔ مثلاً ایک شخص خود بھوکا ہے اس سے کوئی محتاج آکر مانگتا ہے کہ مجھے کھانے کو دو لیکن وہ کچھ نہیں دیتا تو ایسا آدمی خدا تعالیٰ کے حضور بخیل نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ ہاں ایسا شخص جس کے پاس دوسرے کو دینے کیلئے موجود ہے مگر وہ پھر بھی نہیں دیتا وہ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ گار ہوگا۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ خدائے رحمٰن کا وہ بندہ ہے جو خرچ نہیں کرتا جبکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فرمایا ہے۔ اور قاطر اس کو کہتے ہیں جو مال جمع رکھے اور اپنے رشتہ داروں، مسکینوں اور محتاجوں وغیرہ پر خرچ نہ کرے۔ پس ایک ہی لفظ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ جس کے پاس مال نہ ہو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض صرف اس پر ہے جس کے پاس مال ہو اور وہ بجائے حاجتمندوں پر خرچ کرنے کے اسے جمع کرتا رہے اور پھر اس لفظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا کہ خالی مال جمع کرنا بُرا نہیں بلکہ مال کے ساتھ چمٹے رہنا اور اسے ان لوگوں پر خرچ نہ کرنا جن کی نگرانی یا خورد و نوش کے اخراجات اس کے ذمہ ہوں یہ بُرا ہے۔ اور اس سے ہر (ایمان لانے والے کو) اجتناب کرنا چاہیئے۔ بخل ایک ایسا خطرناک عیب ہے جسے دنیا کی تمام قوموں کے ضابطۂ اخلاق میں بُرا قرار دیا گیا ہے چنانچہ اگر کسی کو بخیل کہہ دیا جائے تو وہ سمجھتا ہے کہ مجھے گالی دی گئی ہے۔ لوگ جب کسی کی مذمت کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کنجوس مکھی چوس۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ شخص ایسا بخیل ہے کہ اگر مکھی اس کے کھانے میں گر پڑے تو یہ اس کو بھی چوس لیتا ہے۔ لیکن کنجوسی بعض نہایت معمولی اور چھوٹے چھوٹے امور کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ بچپن میں ہی کوشش کریں تو وہ اپنی آئندہ نسل کو بخل کے مرض سے بچا سکتے ہیں۔ بخل کا مرض ایک تو اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ جب کوئی فقیر دروازے پر آتا ہے اور وہ خیرات مانگتا ہے تو بجائے اس کے کہ اسے ملاطفت کے ساتھ کچھ دے کر رخصت کر دیا جائے۔ بعض لوگ غصّے سے کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔ یہ خود کمائے اور کھائے۔ چھوٹے بچے ان کی بات سنتے ہیں تو ان میں بھی بخل کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جن بچوں کو بچپن میں اجابت روکنے کی عادت ہوتی ہے۔ ان میں بھی بڑے ہو کر بخل کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ سمجھدار ہو جاتے ہیں تو گو وہ اس عادت کو لغو سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں مگر بچپن کی اس عادت کا ان کے اخلاق پر یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر جائز مصارف میں بھی اپنا مال خرچ نہیں کرتے! در اصل روک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ خود بھی ہر قسم کی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں اور اپنوں اور بیگانوں کی نگاہ میں بھی انہیں کوئی عزت حاصل نہیں ہوتی چنانچہ قرآن کریم نے بخل کا ایک بہت بڑا نقصان یہی بیان کیا ہے یعنی جو شخص بخل کرتا ہے اس کا نقصان خود اسی کو ہوتا ہے کیونکہ بخل کی وجہ سے نہ تو وہ اچھا کھانا کھاتا ہے نہ اچھا لباس پہنتا ہے نہ رہائش کے لئے کوئی مکان بنانے پر آمادہ ہوتا ہے نہ بیمار ہونے پر دواؤں کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہے نہ مصیبت میں اپنے عزیزوں اور رشتے داروں کے کام آتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود بھی تکلیف میں زندگی بسر کرتا ہے اور اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے حلقے میں بھی اسے کسی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ اس طرح جب وہ قومی کاموں کے لئے روپیہ صرف نہیں کرتا تو قوم بھی اسے ذلیل سمجھنے لگ جاتی ہے لیکن خدائے رحمٰن کے بندے ان تمام عیوب سے پاک ہوتے ہیں وہ نہ تو اپنے روپے کو معصیت کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں نہ غلط طور پر خرچ کرتے ہیں اور نہ خرچ میں جائز حدود سے تجاوز اختیار کرتے ہیں جو اسراف کی مختلف شکلیں ہیں اور نہ اپنے مالوں کو اس طرح روک کر بیٹھ جاتے ہیں کہ دولت کی ہوس میں اپنے فرائض اور واجبات کو بھی ترک کر دیں بلکہ ان کا رویّہ ہمیشہ میانہ روی کا ہوتا ہے اور افراط و تفریط کا عیب ان میں نہیں پایا جاتا۔

ایک دفعہ رات کے وقت آپ اپنے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے اور باتوں باتوں میں دریافت فرمایا کہ کیا تم تہجد بھی پڑھا کرتے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ کی منشاء کے تحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے۔ آپ اسی وقت اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے۔ بار بار فرماتے (__________) یعنی انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مختلف قسم کی تاویلیں کر کر کے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ بجائے اسکے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے اُنہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے اور وہ تہجد کیلئے اٹھے تو اپنی بیوی کو بھی تہجد کیلئے جگائے۔ اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اُسکے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے اور اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے اور اسکا میاں جگانے کے باوجود نہ اُٹھے تو اسکے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے آپ تہجد کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے۔ اور ان کی دعاؤں کو دن کی نسبت بہت زیادہ قبول فرماتا ہے۔

آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اسکے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اسکے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اُسکے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کس قدر قریب کر دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں تہجد پڑھنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی ایک یہ خاص خوبی بیان کی ہے کہ وہ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام میں گذار دیتے ہیں۔

وہ خدا ہی ہے جس نے انسان کو پانی یعنی نطفہ سے پیدا کیا اور پھر اسے ددھیال اور سسرال والا بنایا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانی تمدن کی ترقی کا ایک بڑا بھاری ذریعہ آپس کے ازدواجی تعلقات کو قرار دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے خاندانوں اور قوموں کے آپسمیں گہرے روابط اور مضبوط تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ مقولہ مشہور ہے کہ فلاں شیر و شکر ہو گئے یعنی جسطرح کھانڈ دودھ میں ملا دی جائے تو دونوں چیزیں یک جان ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان بھی آپس میں مل جاتے ہیں اور شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کون سی چیز ہے جو انسانوں کو آپس میں ملانے والی ہے۔ اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ ذریعہ مرد و عورت کی شادی ہے۔ اسکے ذریعے ایک انسان دوسرے انسان سے مل جاتا ہے۔ ایک قوم دوسری قوم سے مل جاتی ہے۔ بلکہ ایک ملک دوسرے ملک سے مل جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اس تعلق کے ذریعے ایک نئی نسل جاری کر دیتا ہے۔ ایک خاندان کے وہ پوتے پوتیاں ہوتے ہیں اور ایک خاندان کے وہ نواسے نواسیاں ہوتی ہیں اور دونوں اس میں اپنی اپنی شکل دیکھ رہے ہوتے ہیں ددھیال اور ننھیال میں تعلقات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان میں محبت پیدا ہو جاتی ہے اور گہرے روابط قائم ہو جاتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے شادی کے ذریعے قوموں اور ملکوں کو آپسمیں ملا دیا ہے اور اسی کے ذریعے دنیا کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ دو مختلف خاندانوں کو اللہ تعالیٰ ایک وجود میں اکٹھا کر دیتا ہے۔ ایک خاندان جو بالکل علیحدہ ہوتا ہے دوسرے خاندان میں مل جاتا ہے۔ اور اس تعلق کو اللہ تعالیٰ اس قدر مضبوط کر دیتا ہے کہ بچہ کے نانا نانی اسے نواسہ کہہ کر اس پر جان دیتے ہیں اور دوسرے خاندان کے دادا دادی اسے پوتا پوتی کہہ کر اس پر جان دیتے ہیں۔ غرض ایک ہی وجود کے ذریعے دو الگ الگ خاندان مل جاتے ہیں بلکہ قومیں اور ملک بھی مل جاتے ہیں ::

اعلان دار القضاء

(صبیحہ نسیم صاحبہ وغیرہ بنام حبیب الرحمان صاحب درد)

" اس کیس کی سماعت بتاریخ ۱۰ مئی ۱۹۹۰ء کو بوقت ۵ بجے شام دار القضاء ربوہ میں ہو گی۔ فریقین خصوصاً مدعا علیہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب درد کو تاکید کی جاتی ہے کہ بروقت حاضر ہو کر پیروی کریں۔ بصورتِ دیگر یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد

حافظ شیرازیؒ

مختصر حالات

ایران کے مشہور شاعر جو حافظ شیرازی کے نام سے معروف ہیں ان کا اصل نام شمس الدین تھا۔ ان کے باپ کا نام بہاء الدین اصفہانی تھا اور وہ اتابکوں کے عہدِ حکومت میں شیراز گئے اور وہاں ہی سکونت اختیار کی اور تجارت کا پیشہ اپنا لیا۔ بہاء الدین کو تجارت میں کافی فائدہ ہوا اور وہ مالدار آدمی بن گئے شمس الدین المعروف حافظ شیرازی ۷۲۶ ہجری میں پیدا ہوئے اور اپنے تین بھائیوں میں سے سب سے چھوٹے تھے۔ باپ کی وفات کے بعد کاروبار بڑے بھائیوں نے سنبھال لیا لیکن کاروباری سدھ بدھ نہ ہونے کی وجہ سے جلد ہی تمام مال و اسباب ضائع کر دیا اور پھر دونوں بھائی شیراز سے ہجرت کر گئے۔

حافظ ابھی بچے ہی تھے اب وہ اکیلے ہی اپنی بیوہ والدہ کے پاس رہ گئے اور افلاس اور غربت کی وجہ سے بچپن میں ہی کام شروع کر دیا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ کسی بیکری میں خمیر گیری کا کام کرتے تھے لیکن بچپن سے ہی پڑھنے لکھنے کا شوق تھا اس لیے کام سے فراغت کے بعد قریب ہی ایک مکتب میں پڑھنے چلے جایا کرتے تھے۔ لکھا ہے کہ وہ اپنی آمدنی چار حصوں میں تقسیم کرتے تھے۔ ایک حصہ استاد کو دیتے دوسرا حصہ والدہ کو دیتے۔ تیسرا حصہ اپنی ذات کے لیے اور چوتھا حصہ خیرات صدقہ کی نذر کر دیتے۔

چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا اور پھر بعد میں عربی اور فارسی زبان پر دسترس حاصل کی۔

حافظ کے زمانہ میں ایران اور بالخصوص شیراز میں محلہ محلہ اور گلی گلی شعر و شاعری کی محفلیں مختلف قہوہ خانوں پر جمی رہتیں۔ اور اکثر شعراء لچر شاعری سے سامعین کو محظوظ کرتے۔ حافظ بھی کبھی کبھار آتے جاتے ان محفلوں میں بیٹھتے اور شعر سنتے۔ ایک دن اچانک حافظ نے بھی اسی قسم کے لچر شعر کسی ایسی ہی محفل میں پڑھ دیئے جو سامعین کی مخصوص توجہ کا موجب بنے۔ سامعین میں سے اکثر احباب یہ سمجھے کہ یہ شعر حافظ کے اپنے نہیں ہیں لیکن جب ان شعروں کا چرچا زبان زدِ عام ہوا تو معتبر شعراء نے حافظ کو ایک محفل میں بلا کر پوچھا کہ یہ کس کا کلام ہے۔ اس پر حافظ نے کہا کہ یہ ان کا اپنا کلام ہے۔ لیکن دوسرے شعراء یہ بات ماننے کو تیار نہ تھے کہ یہ چھوٹا سا بچہ اس قسم کے شعر کہہ سکتا ہے۔ اس پر حافظ نے وہیں بیٹھے بیٹھے ایک پوری نظم سنا دی۔ اس کے بعد حافظ کا شمار نہایت ذہین شعراء میں ہونے لگا اور جگہ جگہ ان کو مختلف محفلوں میں بلایا جانے لگا۔ بیس برس کی عمر تک حافظ خود کو ایک پختہ شاعر کے طور پر منوا چکے تھے۔ لیکن ان کا کلام ایران اور شیراز کے ماحول کے مطابق ہوتا۔ حافظ نے خود اپنے شعروں میں لکھا ہے کہ انہیں چالیس سال کی عمر سے پہلے تک طریقت اور تصوف کا ادراک نہ ہو سکا۔

حافظ نے اپنی ساری زندگی شیراز میں بسر کی اور صرف تین مرتبہ سفر پہ گئے۔ ایک بار وہ شیراز سے یزد تک گئے۔ دوسری بار حیدر آباد دکن جانے کی غرض سے سفر شروع کیا لیکن ہرمز تک پہنچے تو طوفانی لہروں سے ڈر کر واپس چلے گئے۔ اور تیسری مرتبہ عمر کے آخری ایام میں اصفہان تک کا سفر کیا۔

حافظ کی وفات ۷۹۱ھ ہجری میں ہوئی اور آپ نے ۶۵ سال عمر پائی۔ آپ کا کلام جو دیوانِ حافظ کے نام سے مشہور ہے آپ کی وفات کے بعد ایک شخص بنام محمد گل اندام نے مرتب کیا اس کی تحریک وہاں کے ایک ممتاز عالم قوام الدین عبداللہ نے کی تھی۔

کلامِ حافظ اور فال

کلامِ حافظ پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور اکثر زورِ قلم اس بات پر لگایا جاتا ہے کہ: حافظ "لسان الغیب" ہیں۔ یعنی حافظ کا کلام غیب کا کلام ہے۔ جس میں ایسا خدائی جذبہ پایا جاتا ہے جو آئندہ آنے والے واقعات کی خبر دیتا ہے۔ اس یقین کی بنا پر ایک بہت بڑا طبقہ پیدا ہو گیا جو اپنی مستقبل کی زندگی کے حالات و واقعات کا اندازہ حافظ کے کلام سے فال نکال کر کیا کرتا تھا۔ یہ لوگ حافظ کے کلام کو ایک غیبی آواز سمجھ کر اپنے کاموں کی بنیاد اس کو بناتے رہے۔ ان میں تیموری بادشاہ بھی شامل ہیں جو اپنی مہموں کے لیے اور پیش قدمی کرنے سے پہلے دیوانِ حافظ سے فال نکالتے تھے۔ ان بادشاہوں میں ہمایوں، اکبر، جہانگیر اور عالمگیر شامل ہیں۔ حافظ کے تذکرہ نگاروں نے سینکڑوں واقعات درج کیے ہیں جن میں امراء سے لے کر عام آدمیوں تک سب لوگ شامل ہیں جنہوں نے فال نکال کر اپنے مقاصد پورے کیے۔ مثلاً لکھا ہے کہ ایک شخص کا بھائی قید میں تھا اس نے دیوانِ حافظ سے فال نکالی تو یہ مصرع سامنے آیا۔

ع کہ دم ہمت ما کرد ز بند آزاد دست

اسی روز اس کا بھائی قید سے رہائی پا کر گھر آ گیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ ہمایوں بادشاہ نے جب ایرانی فوج کی مدد سے ہندوستان پہ حملہ کا ارادہ کیا تو پہلے دیوانِ حافظ سے فال نکالی اور یہ شعر سامنے آیا۔

عزیزِ مصر بہ رغم برادرانِ غیور
ز قعرِ چاہ بر آمد بر اوجِ ماہ رسید

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس حملہ میں ہمایوں سب بھائیوں کو شکست دے کر ہندوستان پر قابض ہو گیا۔

اسی طرح یہ بھی درج ہے کہ جہانگیر اپنے باپ اکبر کی ناراضگی کی وجہ سے الہ آباد میں مقیم تھا اور آگرہ کا سفر کرنے میں متردد تھا۔ جب دیوانِ حافظ سے فال نکالی تو یہ شعر برآمد ہوا۔

چرا نہ درپئے عزمِ دیارِ خود باشم
چرا نہ خاکِ رہِ کوئے یارِ خود باشم

اس کے بعد جہانگیر نے آگرہ کا سفر کیا۔ اپنے باپ سے ملا اور تعلقات استوار کیے۔ چند دن بعد اکبر کی وفات ہوئی اور جہانگیر بادشاہ بن گیا۔

ایک دلچسپ واقعہ حافظ کی وفات کا بھی درج ہے۔ حافظ کی وفات پر ان کے مخالفین نے بہت شور مچایا کہ چونکہ حافظ کا سارا کلام شراب اور محبوب کے گرد گھومتا ہے اور خود بھی رند تھے۔ اور اسی طرح ان کے عقائد کا مسئلہ بھی زیرِ بحث آیا کہ آیا وہ اسلامی تھے کہ نہیں۔ اس شک و شبہ کی بناء پر ان کی تدفین مسلمانوں کے قبرستان میں نہیں ہو سکتی۔ کسی نے فال نکالنے کی تجویز پیش کی اور جب کلامِ حافظ سے فال لی گئی تو یہ شعر سامنے آیا۔

قدم دریغ مدار از جنازۂ حافظ
کہ گرچہ غرقِ گناہ است میرود بہ بہشت

اس پہ بالاتفاقِ رائے نمازِ جنازہ ہوئی اور مسلمانوں کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

فال نکالنے کے کئی طریقے درج ہیں بلکہ بعض تو سائنس کی سی حیثیت اختیار کر گئے ہیں مگر ان طریقوں کی بحث اس مضمون کا حصہ نہیں۔

کلامِ حافظ میں شراب اور محبوب کا تذکرہ

حافظ کے کلام میں شراب اور محبوب کو ایک ایسا اعلیٰ مقام میسر ہے جس کی مثال شاید ہی کسی اور شاعر کے کلام میں ملتی ہو۔ اس سلسلہ میں علماء میں ایک بحث جاری ہے کہ آیا حافظ کی شراب انگور کی شراب ہے اور محبوب کوئی دنیاوی محبوب ہے یا شراب سے مراد شراب معرفت ہے اور محبوب سے مراد خدا تعالیٰ ہے حتمی طور پر اس بارہ میں نہیں کہا جا سکتا۔ بعض محققین حافظ سے ایسی مثالیں لاتے ہیں جن ہوتا ہے کہ یہ واقعی دنیاوی شراب ہے اور محبوب بھی دنیاوی ہے۔ مگر دوسرے لوگ کلامِ حافظ سے ایسے حوالے دیتے ہیں جن میں ایسی معرفت کی باتیں اور ایسا عارفانہ کلام ہے کہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حافظ ایک عارف باللہ تھے۔ غلام شبلی نعمانی نے حافظ کے کلام پر بہت کچھ لکھا ہے وہ یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ حافظ پر رندی اور سرمستی کا جذبہ غالب تھا مگر شاہد و شراب کے متعلق وہ بھی کوئی واضح فیصلہ صادر نہیں کر سکے۔ صرف حافظ کی مستی بیان کو ہی بنیاد رکھتے ہیں ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جن کو حافظ کے مسلمان ہونے پر شک ہے اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو حافظ کے کلام میں ہر اشارے اور استعارے کو تاویلات کے زور پر معرفتِ حقیقی کا رنگ دیتے ہیں بلکہ درجہ پیغمبروں تک پہنچا دیتے ہیں۔

در اصل ایک شاعر سے صرف بلندیٔ خیالات کی توقع کرنی چاہیئے نہ کہ اس میں پیغمبرانہ صلاحیتوں کی جستجو۔ شاعر ایک انسان ہوتا ہے اور انسانی دلبشری کمزوریوں سے بالاتر مقام نہیں دینا چاہیئے۔ پیغمبرانہ اوصاف صرف انہیں میں ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ اپنی جناب سے خاص مقام عطا کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے حافظ کے کلام کو صرف بلندیٔ خیالات کے ترازو میں تولا جائے تو انصاف کے مطابق ہے اور اس ترازو میں حافظ کا درجہ بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ حافظ کے علم و فضل اور ان کے کلام میں عرفان سے انکار ممکن نہیں لیکن یہ بحث کہ آیا وہ رند تھے یا نہیں بغیر شاہد و مشہود حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔

۱۔ اسم اعظم بکند کار خود ای دل خوش باش
کہ بتلبیس و حیل دیو مسلمان نشود
معنی۔ اسم اعظم خود اپنا کام کرے گا۔ اے دل

باقی صـ۶ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نون سین

گوربا چوف کیلئے ایک بہت بڑا مسئلہ

ڈیوڈ آئیک مین (AIK MAN) ٹائم کے نمائندہ ہیں انہوں نے تاجکستان کا دورہ کیا اور وہ کہتے ہیں کہ ائیر پورٹ پر تاجکستان ہوٹل کے قریب ہی ہمیں کچھ ایسا محسوس ہوا کہ کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ ناپسندیدہ ہے۔ ڈرائیور نے پوچھا آپ کو معلوم ہے کہ یہاں کتنے بڑے بڑے مظاہرے ہوئے ہیں تاجکستانیوں نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ ۲۵۰۰ آرمینین جو بھاگ کر ہمارے ملک میں پناہ لینے کے لئے آگئے ہیں۔ انہیں ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر ملک بدر کیا جائے۔ یہ آرمینین آذربائیجان کے دارالخلافہ باکو سے ڈر کر یہاں پہنچے ہیں۔ اور ان کے آنے پر ہماری حکومت نے انہیں وہ مکانات رہائش کے لئے دے دیئے ہیں جن کا ہم آٹھ سال سے انتظار کر رہے تھے۔

چنانچہ تاجکستانیوں نے مرکزی کمیٹی کی عمارت پر حملہ کیا اور اس کی وجہ سے اب شہر میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر دیکھا جا سکتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اخبار کے ایک کھوکھے کو آگ لگی ہوئی ہے اور ایک مسلح ٹرک لینن پراسپکٹ کے پاس گھوم رہا ہے۔ یہ جگہ دوشنبے DUSHAMBE کی سب سے معروف سڑک ہے ہمارے ہوٹل کے مینیجر نے کہا کہ آج شام آپ ہوٹل سے باہر نہ نکلیں۔ اس کی آواز میں نرمی تھی اور وہ ہمیں ہمدردانہ مشورہ دے رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ بہت سے برے لوگ بھی ادھر ادھر گھوم رہے ہیں۔ لیکن بہرحال ہم لینن پراسپکٹ کی طرف چل پڑے تاکہ دیکھیں تو سہی کہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ سڑکوں پر روشنی بہت کم تھی۔ لیکن پھر بھی جن عمارتوں کو نقصان پہنچایا گیا تھا۔ وہ دیکھی جا سکتی تھیں۔ دکانوں کے شو روم جھلسے ہوئے تھے اور جلی ہوئی گاڑیاں الٹی پڑی تھیں۔ ذرا دور شہر کی بسیں بھی جلی ہوئی نظر آتی تھیں۔ میری ساتھی عورت صحافی الیگزینڈرا نے ان چیزوں کی ایک تصویر لی تو اسے آواز سنائی دی کہ "چلی جاؤ یہاں سے" یہ ایک نوجوان تاجکستانی تھا لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ یہاں کیسے آوارد ہوا۔ کہنے لگا۔ "تمہیں تصاویر لینے کی ہرگز اجازت نہیں ہے"۔ میں نے پوچھا "کس کی اجازت"۔ کہنے لگا "میں جو کہتا ہوں"۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ اس کے ساتھی کہیں قریب ہی موجود ہیں چنانچہ اس نے وسل بجائی اور اس کے ساتھیوں کے آتے تک ہم وہاں سے اپنے ہوٹل پہنچ گئے۔

رات کے دس بجے تھوڑی ہی دیر بعد بندوقوں کے چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ساڑھے تین بجے صبح پھر گولیاں چلنی شروع ہو گئیں۔ یہ سوموار کا دن تھا۔ اگلے دن دس بجے روسی سپاہی جن کی تعداد ۲۰۰ تھی اس طرف آ نکلے۔ ہم ایک دفعہ پھر ہوٹل سے باہر نکلے۔ کچھ ہی دور گئے تھے کہ بہت سے لوگ ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے۔ اور یوں لگتا تھا کہ وہ ہمارے خلاف تشدد پر تلے ہوئے ہیں۔ میں نے زور سے کہا کہ ہم امریکی اخباری نمائندے ہیں اور یوں بات کرنے کی کوشش کی جیسے ہم وہاں اسی طرح موجود ہیں جیسے دنیا کے کسی بھی حصے میں اخباری نمائندے موجود ہو سکتے ہیں۔ میں نے اپنی نوٹ بک نکالی اور لکھنا شروع کر دیا۔ اور لوگوں نے اپنی شکایات لکھوانی شروع کر دیں۔ ایک نے کہا کہ ہمارے پاس تو اسلحہ نہیں ہے۔ ان سے کہو کہ ہمیں ہلاک نہ کریں۔ آج ہی صبح انہوں نے ہمارے تین آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ایک اور نے کہا یہ مذہب کی بات نہیں ہے یہ تو جمہوریت کا قصہ ہے۔ ایک اور بولا یہ تو روسی شہنشاہیت ہے۔ ایک اور لمبے تڑنگے شخص نے ہمارا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگا۔ چلو میں آپ کو وہ لاشیں دکھاؤں جو معصوم لوگوں کی ہیں اور جن کو ہسپتال میں زخمی کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہمیں ہسپتال میں لے جایا گیا۔ اور وہاں ہم نے ایک وارڈ سے دوسرے وارڈ جا کر زخمیوں کو دیکھا اور ان کی تصاویر اتاریں۔ ہمیں بتایا گیا کہ اس ہسپتال میں کل دو افراد موت کا شکار ہو گئے تھے اور ان کے علاوہ ۴۰ زخمی آدمیوں کو بھی یہاں داخل کیا گیا تھا۔ جب ڈاکٹر یہ بات کہہ رہے تھے تو ایک نوجوان نے نہایت غصے کے ساتھ کہا یہ غلط ہے۔ یہاں کل بہت سے لوگوں کو مارا گیا ہے۔ ڈاکٹر نے بڑے تحمل کے ساتھ کہا کہ میں ایک ڈاکٹر ہوں اور میں تمہیں وہی کچھ بتا رہا ہوں جو واقعی اس ہسپتال میں ہوا ہے ایک اور کار میں بٹھا کر ہمیں ہوٹل واپس لایا گیا۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ دو روسی صحافی بھی موجود ہیں جن کی حالت کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ وہ ایک ہجوم کے گھیرے میں آ گئے جہاں انہیں مارا پیٹا گیا۔ ہم جاننا چاہتے تھے کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ فوجیوں کی قطاریں کھڑی تھیں چوک میں تاجکستانیوں کا ہجوم تھا۔ اور ان کے رہنما ان سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ لوگ ایک روسی گاڑی پر کھڑے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ لوگوں سے خطاب کیا جا رہا تھا۔ بعض لوگوں نے ہمیں وہاں بتایا کہ عوام الناس اور حکومت میں یہ بات طے پا گئی ہے کہ اس مقابلے کو اب ختم کیا جائے لیکن یہ آوازیں بھی سننے میں آئیں کہ حکومت استعفیٰ دے۔ بعض لوگ چلا چلا کر کہہ رہے تھے کہ بازاروں میں سؤر کے گوشت کی فروخت بند ہونی چاہیئے اور ان فوجیوں کو جنہوں نے شہریوں پر گولیاں چلائی ہیں سزا ملنی چاہیئے تمام ایسے لوگ جو تاجکستانی نہیں ہیں۔ ان کو فوری طور پر تاجکستان سے نکل جانا چاہیئے ۱۱ بجے کے قریب ایک ملّا نے مائکروفون لیا اور آذان دینی شروع کر دی۔ اذان کے الفاظ سنتے ہی وہاں پر دس ہزار کے قریب لوگ جمع ہو گئے۔ یہ سب مرد تھے ان میں عورت کوئی نہیں تھی۔ سوائے ہماری ساتھی الیگزینڈرا کے۔ وہاں نماز پڑھی گئی اور نماز پڑھنے کے بعد کچھ دیر قرآن کریم کی تلاوت کی گئی تاکہ وہ لوگ جو اس موقع پر ہلاک ہوئے تھے ان کو ثواب پہنچایا جائے۔ تین منٹ تک یہ عمل جاری رہا۔ اس کے بعد فضا میں ایسا محسوس ہوا کہ تشدد بھڑک اٹھا ہے۔ لوگوں نے چلّانا شروع کیا۔ مخکاموف کو استعفیٰ دینا چاہیئے۔ اور لوگوں نے نہایت بلند آواز میں اس بات کی حامی بھری۔ اس سے اگلے روز ۹ بجے صبح ٹینک سڑکوں پر گھوم رہے تھے اور فوجی دستے ہمارے ہوٹل کے بالکل قریب کھڑے تھے۔ تاجکستانی لوگوں کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا اور وہ الیگزینڈرا کی طرف نہایت غصے کی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ایک روسی فوٹوگرافر نے ہم سے کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ وزیر وزارتِ داخلہ سے جو قریب ہی ہے اپنے لئے پاس حاصل کر لیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ آٹھ روسی صحافی اسی انتظار میں کھڑے تھے کہ انہیں بھی پاس مل جائیں تو وہ بھی ادھر ادھر گھوم سکیں۔ جب ہم تار گھر پہنچے تو ہمیں وہاں پتہ چلا کہ روسی ڈپٹی ایڈیٹر کے بیان کے مطابق باکو سے جنوری سے لے کر اب تک صرف ۳۹ آرمینیا کے لوگ وہاں پہنچے تھے اور ان میں سے ہر ایک اپنے کسی دوست کے گھر میں ٹھہرا تھا یا اپنے کسی رشتہ دار کے پاس۔ یہ افواہ کہ وہاں ۲۵۰۰ آرمینین آ گئے تھے کسی طرح بھی درست نہ تھی۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ تاجکستانیوں نے مختلف گھروں میں فون کر کے انہیں دھمکیاں دیں کہ وہ وہاں سے چلے جائیں۔ انہوں نے ان لوگوں کا انتخاب اس طرح کیا کہ ٹیلیفون ڈائرکٹری میں جس کا نام بھی آرمینیائی دکھائی دیا وہ ان کی زد میں آگیا۔ ایک عورت جس کا آرمینین خاوند فوت ہو چکا ہے اور خود وہ روسی ہے۔ اسے بھی فون کیا گیا اور اسے کہا گیا کہ تم آرمینین ہو ۴۸ گھنٹے میں یہ ملک چھوڑ جاؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہم جانتے ہیں کہ تمہیں کس طرح یہاں سے نکالا جائے۔ وہ عورت کہنے لگی کہ آپ بتایئے کہ میں کہاں جاؤں۔ دراصل تاجکستان کے اور بھی کئی مسائل ہیں ان میں ایک مسئلہ تو بیکاری کا ہے۔ ۷۰ ہزار سے دو لاکھ تک افراد وہاں بیکار ہیں پونے چار بجے پیپلز کمیٹی کا ایک فرد "نظری موسٰے زادہ" (عمر ۴۲ سال) تاجکستانیوں سے خطاب کرنے کے لئے باہر آیا اور خطاب کے بعد اس نے بتایا کہ انہوں نے حکومت کو ۱۷ مطالبات پیش کئے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ریپبلک کی لیڈرشپ کو استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ اس نے کہا کہ ہم ۷۰ سال سے روسیوں کے غلام ہیں اور اگر آپ کچھ نہ کر سکے تو ہم ہمیشہ غلام ہی رہیں گے۔

سوا چار بجے ہم ہوٹل واپس آئے تو ہمیں بتایا گیا کہ ہمارا ہوائی جہاز فلائیٹ کے لئے تیار ہے ہم گاڑی میں بیٹھیں اور فوراً ائیرپورٹ پہنچیں اور اگر گاڑی کے شیشوں پر پتھراؤ کیا جائے تو اپنے سروں کو نیچا کر لیں تاکہ وہ پتھر ہمیں نقصان نہ پہنچائیں لیکن بہرحال جب ہم ائیرپورٹ جا رہے تھے تو کوئی پتھراؤ نہیں ہوا۔

لوگ بہت سی کہانیاں سناتے ہیں ائیرپورٹ پر بھی ایک نوجوان عورت نے کہا کہ اب میں گھر نہیں جا سکتی کیونکہ میرا لباس ویسا نہیں ہے جیسا کہ لوگ چاہتے ہیں اور میں نے میک اپ بھی کیا ہوا ہے اور لوگ اس بات کو برداشت نہیں کرتے

ڈیوڈ آئیک نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ ۲۰۰ یا ۳۰۰ آدمی باہر کھڑے تھے۔ ہر گاڑی کو روکتے اور لوگوں سے روپیہ اور زیورات چھین لیتے اور بعضوں کو تو انہوں نے اس کے دوران ہلاک بھی کیا۔ ایک عورت کو خود میں نے دیکھا کہ اس کے تمام کپڑے انہوں نے اتار دیئے تھے اور وہ بھاگی جا رہی تھی۔ آخر کار اس کا کیا بنا۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے۔

ڈیوڈ "ہم ان کہانیوں کی تصدیق تو نہیں کر سکتے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ گوربا چوف کیلئے یہ بھی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے"۔

ضروری اعلان

"تمام احباب جو اپنے فوت شدگان کی قبور پر کتبہ قبرستان عام ۱ اور ۲ میں لگوانے کے خواہشمند ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ کتبہ کا سائز زیادہ سے زیادہ ۲½ فٹ × ۱½ فٹ سے بڑا نہ رکھیں۔ چاہے وہ ربوہ سے تیار کرائیں۔ یا باہر سے تیار کروائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون ۔ سین

پاکستان اور اردن
تجارت و صنعت

محمد حاجی دیب جو اردن کے تجارتی وفد کے لیڈر ہیں نے پاکستانی تاجروں اور صنعتکاروں سے کہا ہے کہ وہ ان کے ملک میں صنعتیں لگائیں۔ انہوں نے اس بات کا یقین دلایا ہے کہ وہاں بیرونی لوگوں کے لئے روپیہ لگانے کی بہت اچھی فضا موجود ہے۔ مسٹر دیب فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس کے اراکین سے کراچی میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت دیگر بیرونی روپیہ لگانے والوں کو خوش آمدید کہتی ہے اور اپنی درآمدات کو کم کرنے کے لئے صنعت کاری کی طرف توجہ دے رہی ہے۔ مسٹر دیب نے یہ بھی کہا کہ اردن اور پاکستان کے بہت اچھے برادرانہ تعلقات ہیں اور ان کو مزید بہتر بنانے کے لئے اردن میں صنعتکاری بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ اردنی خود بھی بعض صنعتیں پاکستان میں لگانا چاہتے ہیں۔ اردن کے لوگ پاکستان کی کپڑے کی صنعت سے بہت کچھ سیکھنے کے خواہشمند ہیں اور اگر اردن میں پاکستانی کپڑے کی صنعت اردنیوں کے تعاون سے لگائیں۔ تو اسے خوش آمدید کہا جائے گا۔ انہوں نے اردن کے مالی قوانین کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ خاصے نرم ہیں۔ ان سے پہلے مسٹر ایس۔ ایم منیر وائس پریذیڈنٹ ایف۔ پی۔ سی۔ سی۔ آئی نے کہا کہ چونکہ اردن بہت زیادہ درآمد پر انحصار کرتا ہے پاکستان نہایت مسرت کے ساتھ صنعتکاری کے ذریعے اپنے اس برادر ملک کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہے۔

انڈونیشیا میں پھانسی کی سزا

انڈونیشیا میں ۶ قیدیوں کو جنہیں موت کی سزا دی گئی تھی اور جو بیس بیس سال سے قید میں ہیں۔ اب پھانسی دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ سیاسی قیدی ہیں۔ اور ان کا جرم یہ تھا کہ یہ کمیونسٹ پارٹی کے ممبر تھے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے سیکرٹری جنرل ایان مارٹن نے صدر سہارتو کو اپیل کی ہے کہ وہ ان ۶ قیدیوں کو پھانسی کی سزا سے بچائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے علاوہ ۵ بھی جن لوگوں کو موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ ان کی سزا منسوخ کی جائے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل ساری دنیا میں موت کی سزا کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔ ان ۱۱ افراد کے متعلق ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ انہوں نے بیس بیس سال قید کی سزا کاٹ لی ہے۔ اور یہ بوڑھے لوگ ہیں۔ اس لئے بھی ان کی سزا منسوخ کر کے انہیں پھانسی سے بچانا چاہیے (اس کے بعد اطلاع ملی کہ پھانسی دے دی گئی ہے)

طہران اور روس کا معاہدہ

تہران اور ماسکو نے اقتصادی تجارتی اور سائنسی تعاون کے لئے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ ایران کی خبر جو نکوسیا میں سنی گئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تہران میں یہ معاہدہ تکمیل پذیر ہوا جس پر ایران کے وزیر مال محسن نوربخش اور روس کے وزیر مواصلات (ریلوے) نکولائی کونارلیف نے دستخط کئے۔ اس سے ایک دو روز پہلے کونارلیف ایران سوویت جائنٹ اکنامک کمیشن کی میٹنگ کی صدارت کے لئے روس سے آئے تھے۔ نوربخش نے کہا ہے کہ کمیشن کا کام تسلی بخش رہا ہے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جو معاملات زیر بحث آئے ان میں ایرانی گیس کی روس کے لئے برآمد ایک اہم بات تھی۔ روس نے اصفہان سٹیل مل کی پیداوار بڑھانے اور پاور پلانٹس کی تعمیر میں مدد دینے کے علاوہ بعض دیگر سکیموں میں بھی ہاتھ بٹانے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح روس ایران میں دو نیوکلیر پاور پلانٹس لگانے میں بھی مدد دے گا۔ اس سے پہلے جو نیوکلیر پاور سٹیشن ادھورا پڑا ہے۔ اس کی تکمیل بھی کرے گا۔ یہ نیوکلیر پاور سٹیشن جنوبی بندرگاہ بوشہر میں ہے۔ اور ان نیوکلیر پاور پلانٹس سے ملک کی مختلف ضروریات پوری کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ ۶ ارب ڈالر کی سکیم کا حصہ ہے جو ماسکو میں جون کے مہینے میں ایرانی صدر ہاشمی رفسنجانی نے پایہ تکمیل کو پہنچائی تھی۔

بقیہ: ص ۴ سے آگے

مطمئن رہ کہ حیلے اور فریب سے دیو کبھی مسلمان نہیں بن سکتا۔

۲۔ جمیلہ الیست عروسِ جہاں ولی ہش دار
کہ ایں مخدرہ در عقد کس نمی آید

معنی۔ عروس جہاں بہت ہی حسین ہے لیکن ہوشیار رہنا کہ یہ پردہ نشین کسی کے عقد میں آج تک نہیں آئی۔

۳۔ از ہر کرانہ تیر دعا کردہ ام رواں
باشد کزاں میانہ یکی کارگر شود

معنی۔ میں نے ہر طرف سے دعا کے تیر چھوڑ دیئے ہیں ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی ایک تیر کارگر ہو جائے

۴۔ رموز مصلحت ملک خسرواں دانند
گدای گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

معنی۔ بادشاہ اپنے ملک کی مصلحتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں اے حافظ تو گوشہ نشین فقیر ہے۔ تو واویلا مت کر۔

۵۔ مکن حافظ از جورِ گردوں شکایت
چہ دانی تو اے بندہ کارِ خدائی

معنی۔ اے حافظ زمانہ کے ظلم کی شکایت نہ کر۔ اور اے بندے تو خدائی کام کو کیا جانے۔

۶۔ خلوتِ دل نیست جائے صحبت اضداد
دیو چو بیروں رود فرشتہ در آید

معنی۔ خلوت دل دو متضاد چیزوں کے جمع ہونے کی جگہ نہیں۔ دیو جب یہاں سے نکلے گا تو تب فرشتہ داخل ہوگا۔

۷۔ ترکِ گدائی مکن کہ گنج بیابی
[redacted]

معنی۔ گدائی ترک مت کر کہ تو خزانہ پائے گا کسی راہ رو کی نظر سے جو کبھی راہ گزر سے گزرے گا۔

۸۔ صالح و طالح متاع خویش نمودند
تا کہ قبول افتد و کہ در نظر آید

معنی۔ نیکوکار اور بدکار دونوں نے اپنی پونجیاں پیش کی ہیں۔ اب دیکھئے کہ کس کی پونجی قبول ہوتی ہے اور کون سی منظور نظر آئے گی۔

"کرم نوازی" نہ لکھئے۔ بندہ نوازی لکھئے۔ کیونکہ کرم کو نہیں نوازا جاتا بلکہ بندے کو کرم سے نوازا جاتا ہے

ظہور احمد ناصر۔ ربوہ

آپ کا خط ملا

پیارے بچو! ابجد باقاعدہ ایک مختصر سا علم ہے۔ جس کی تشریح آپ کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے بھجوا رہا ہوں۔ بزرگوں سے سنا ہے۔ کہ زمانہ قدیم میں ملک یونان میں ایک شخص کا نام تھا۔ ابجد۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹے عطا فرمائے۔ جن کے نام تجویز کرتے وقت اس نے یہ اہتمام کیا کہ اپنا اور بچوں کا ہر نام چار حروف پر مشتمل ہو۔ اور سب کے حروف الگ الگ ہوں۔ یوں تو ساتوں ناموں کے پیچھے خاص اعداد لگا کر وہ ایک نئے علم کا موجد بنا۔ وہ نام یہ تھے۔ ابجد۔ ھوزح۔ طیکل۔ منسع۔ فصقر۔ شتثخ۔ ذضظغ۔ ان سات ناموں میں عربی حروف تہجی کے اٹھائیس ۲۸ معروف الفاظ آ گئے ہیں۔ جن کو اگر الگ الگ بالترتیب لکھیں۔ تو نقشہ یوں بنے گا۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰

ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰

ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

اور ہر لفظ کے پیچھے موجد نے اسی طرح اعداد لگا دیئے جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اب یوں آپ ہر نام کے خود اعداد لکھ کر جمع کر کے نکال سکتے ہیں۔ اس علم کے مطابق بعض الفاظ میں بعض عظیم الشان تاریخی پیشگی خبریاں پوشیدہ ہیں۔ جن کی تشریح آپ اپنے بزرگوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ کیا کوئی دوست اس پر مزید روشنی ڈالیں گے۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت سالانہ مقابلہ کے علاوہ مضمون نویسی کے تحت چھوٹے چھوٹے مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ کے دوسرے مقابلہ کا عنوان "وسعت حوصلہ" ہے۔

مضمون کے الفاظ ۱۰۰۰ سے ۱۵۰۰ ہوں گے اور مرکز میں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۹۰ء ہے۔

انعامی رقم اوّل، دوئم اور سوئم کے لئے علی الترتیب -/۳۰۰، -/۲۰۰ اور -/۱۰۰ ہوگی۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

امۃ البصیر نادیہ بنت ناصر احمد صاحب
۲۰/۳ دارالعلوم غربی ربوہ

راشدہ بدر بنت محمد احمد شمس صاحب
۲/۵۴ دارالعلوم شرقی ربوہ

عائشہ مرجان بنت شیخ محمد ریاض نوید صاحب
نوید جنرل سٹور ربوہ

رشدہ مظفر بنت مظفر علی صاحب
۸۹ ج ب، تحصیل وضلع فیصل آباد

صباحت احمد ابن طاہر احمد جاوید صاحب
محلہ فیکٹری ایریا ربوہ

عرفان احمد ابن محمد اشرف صاحب مکینک
محلہ دارالشکر ربوہ

سجاد احمد ابن فرید احمد صاحب
میرابھڑکا - میرپور - آزاد کشمیر

انس احمد ابن خلیل احمد صاحب بھٹی
چک نمبر ۹۸ شمالی تحصیل وضلع سرگودھا

مستنصر احمد ابن چوہدری محمد یوسف صاحب
دارالفضل ربوہ

محمد محسن ابن منور احمد صاحب
محلہ ناصر آباد ربوہ

ریحانہ منیبہ بنت عبدالمنان صاحب
میرابھڑکا میرپور آزاد کشمیر

خولہ ظفر بنت محمد ظفر اللہ چیمہ صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

قراۃ العین بنت سید حفیظ الحسن شاہ صاحب
سمبڑیال

کنول اسلام بنت عبدالسلام قریشی صاحب
گھمن کالونی سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

عطیہ سلطانہ بنت عبدالسمیع صاحب
۳۹/۶ دارالعلوم شرقی ربوہ

ذبیح اسلام ابن بشیر احمد صاحب
۶۰/۲ دارالعلوم شرقی ربوہ

فہیم احمد زاہد ابن وسیم احمد شاہد صاحب
اے۔ یو۔ کاسٹ ہاؤس اسلام آباد

عبدالعلی ابن عبدالرزاق صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

آپ کے گھروں میں یہ بچے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ ان کا خیال رکھئے اور احسن طور پر تربیت کا فریضہ انجام دیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے

عطیہ دہندگان

بہت سے احباب و خواتین نے فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے علاج کے لئے رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ قارئین ان سب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں ذیل میں صرف ان عطیہ دہندگان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں جنہوں نے پانچ صد روپے یا اس سے زائد رقم کا عطیہ بھجوایا ہے۔

۱- مکرمہ بیگم صاحبہ مرزا مغفور احمد صاحب ربوہ
۲- مکرم خالد لطیف صاحب ابن چوہدری عبداللطیف جرمنی
۳- مکرمہ شہناز کرامت اللہ صاحب
۴- مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ۱۱/۱۷ چھور
۵- مکرمہ عذرا انوار صاحبہ لاہور
۶- مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب چیمہ بذریعہ مکرم عبدالحی صاحب ربوہ
۷- مکرمہ مستر عرفی طاہر صاحبہ اسلام آباد
۸- مکرمہ نویدہ سحر صاحبہ امریکہ
۹- مکرم لقمان احمد صاحب معرفت عبدالجبار صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ
۱۰- مکرم شیخ انور حمید صاحب
۱۱- مکرمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب
۱۲- مکرمہ ثمینہ چیمہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ
۱۳- مکرم محمد افضل چیمہ صاحب ربوہ
۱۴- " عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی کراچی
۱۵- " ناصر احمد صاحب وینس
۱۶- مکرمہ سیدہ بیگم صاحبہ ربوہ
۱۷- مکرم عبدالشکور صاحب بھٹی فرینکفرٹ جرمنی
۱۸- مکرمہ مہوش مبارکہ صاحبہ بنت محترم میجر داؤد احمد صاحب ربوہ
۱۹- مکرم رشید احمد صاحب ولد قطب دین صاحب داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ
- مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ منجانب مکرم غلام سرور صاحب بٹ لندن
۲۱- مکرمہ قانتہ مبشر صاحبہ بذریعہ چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
۲۲- مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ چک ۳۳/ر سرگودھا
۲۳- مکرمہ بیگم امۃ الستار صاحبہ راج گڑھ لاہور
۲۴- مکرم عبدالحمید صاحب فیصل آباد
۲۵- " محمد حنیف صاحب دارالصدر غربی ربوہ
۲۶- مکرمہ راشدہ اشرف صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۷- مکرم چوہدری فرزند علی صاحب
۲۸- " چوہدری رشید احمد صاحب کوئٹہ
۲۹- مکرمہ فرحت رشید صاحبہ لندن
۳۰- مکرم مرزا مظہر محمود صاحب کھاریاں
۳۱- " مرزا رفیق احمد صاحب انجینئر دارالبرکات ربوہ
۳۲- " ڈاکٹر کریم صاحب دوبئی
۳۳- مکرمہ امۃ العزیز ربانی صاحبہ گجرات
۳۴- مکرمہ فضیلت ظہیر صاحبہ
۳۵- مکرم حنیف احمد صاحب کامران ربوہ
۳۶- مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ سولنگی منزل ربوہ
۳۷- مکرم بشیر احمد صاحب دارالصدر ربوہ

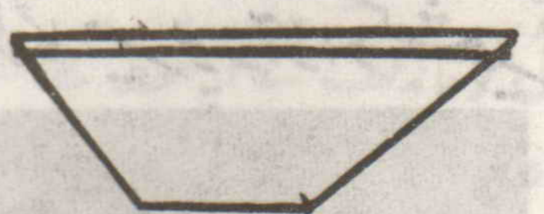

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے مینار پاکستان کے سائے میں قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر ایک وسیع و عریض جلسہ عام سے خطاب کیا جس میں انہوں نے پاکستان کے استحکام و ترقی کے لئے اپنے عزم کا اعادہ کیا اور کشمیر کی تحریک آزادی کی بھرپور حمایت کی۔

○ وزیراعظم بے نظیر لاہور کے جلسۂ عام میں شمولیت کے لئے جب لاہور ائر پورٹ پر پہنچیں تو گورنر پنجاب جنرل ٹکا خان اور وزیراعلیٰ نواز شریف نے ان کا استقبال کیا۔ ائر پورٹ سے بذریعہ ہیلی کاپٹر وہ پولیس لائنز پہنچیں جہاں سے انکو ایک جلوس کی شکل میں مینار پاکستان پہنچایا گیا۔ ان کے جلوس نے ریلوے اسٹیشن سے مینار پاکستان تک کا دو ڈھائی کلومیٹر کا فاصلہ چار گھنٹے میں طے کیا۔ وائس آف امریکہ کے مطابق بے نظیر بھٹو کے جلسہ گاہ پہنچنے سے قبل ۱۵ لاکھ افراد جلسہ گاہ پہنچ چکے تھے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ ۲۲ مارچ کو اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گی۔ اپوزیشن نے ۲۲ مارچ کو قومی اسمبلی و سینیٹ کے بائیکاٹ کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اجلاس قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات کو سبوتاژ کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔

○ پھالیہ ضلع گجرات سے ۱۸ میل دور کوٹ فتح دین کے قریب بس اور ویگن کے تصادم میں ۲۲ افراد جاں بحق اور ۲۵ شدید زخمی ہو گئے۔

○ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں اسلامی جمعیت طلبہ اور قائد اعظم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے درمیان مسلح جھڑپ کے نتیجے میں ایک طالب علم ہلاک ہو گیا۔

○ آئینی ماہرین کے مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء کے بعد سے قومی اسمبلی کی خود مختار حیثیت بحال ہو گئی ہے۔ آئین کے تحت اس تاریخ کے بعد صدر کا وزیراعظم نامزد کرنے کا حق ختم ہو گیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں ۵ سرکاری افسر ہلاک کر دیئے گئے۔ سری نگر سمیت ۴ شہر فوج کے حوالے کر دیئے گئے۔

○ تائیوان کے صدر ٹینگ ہو مزید چھ سال کے لئے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ ان کی عمر ۶۷ سال ہے۔

○ مغربی جرمنی کی تین سالہ برتری کے بعد ایک بار پھر امریکہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ برآمدات کرنے والا ملک بن گیا ہے اب مغربی جرمنی دوسرے نمبر پر اور جاپان تیسرے نمبر پر ہے۔

○ روس نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اس سال ۵۰۰ طلباء عوامی نیشنل پارٹی کی سفارش پر تعلیم حاصل کرنے کیلئے روس جائیں گے۔

○ روس سے علیحدگی حاصل کر کے آزادی حاصل کرنے کے خواہش مندوں نے روس کی ریاست اسٹونیا کی نئی پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل کر لی ہے۔

○ فلپائن کے سابق آمر مارکوس کی بیوہ ایملڈا کے خلاف فراڈ اور سازش کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ایک امریکی ریاست میں شروع ہو گئی ہے۔ الزام ثابت ہو جانے کی صورت میں انہیں ۵۰ برس تک قید کی سزا ہو سکتی ہے۔

○ کھٹمنڈو (نیپال) میں پولیس نے یونیورسٹی کے ۴۰۰ طلباء کو گرفتار کر لیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کا ایک اور وزیر مستعفی ہو گیا ہے۔

پتہ

خوشخبری
نظر کی کمزوری کی وجہ سے غریب دوست رمضان المبارک میں تلاوت سے محروم نہ رہیں۔
صرف نزدیک کی عینک مفت
مستند عینک ساز
لئیق احمد آپٹیشن بانو بازار سیالکوٹ
فون: ۸۲۷۰۷ ، رہائش: ۶۶۲۰۷

سچی بوٹی ٹنکچر
ہومیوپیتھک طریق پر تیار کردہ
سچی بوٹی ٹنکچر
پینے میں آسان فوری اثر کیلئے
قیمت فی اونس ۳۰/-
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز: ۷۷۱ کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷